خوشی

پرویز اشرفی

D-321، دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، اوکھلا، نئی دہلی۔25

فراز چھٹیاں گزارنے کے لیے مدرسے سے اپنے گھر لوٹ رہا تھا۔ عید آنے والی تھی، اس خیال سے اُس کے دل میں رہ رہ کر خوشی کی لہر دوڑ جاتی۔ فینی، سوئیاں، کھجلے، چاٹ، شیر خورمہ اور ڈھیر ساری مٹھائیاں! سچ مچ بہت مزہ آئے گا۔ وہ سوچ رہا تھا اس بار عید کے میلے میں خوب مستی کروں گا۔ گولک میں کافی پیسے جمع ہو گئے ہوں گے۔ راستے میں جگہ جگہ الوداع کی تیاری ہو رہی تھی۔ سب لوگ اپنے گھروں کی صاف صفائی میں لگے تھے، کوئی مکان کو پینٹ کرا رہا تھا تو کوئی سفیدی۔ کوئی مختلف قسم کے بجلی کے قمقموں سے گھروں کو سجا رہا تھا۔ سبھی لوگ بڑے جذبے سے تیاریوں میں مصروف تھے۔

وہ اب اپنے مکان والی گلی میں داخل ہوا۔ بدبو کا تیز جھونکا اُس کی ناک سے ٹکرایا۔ فراز نے جلدی سے اپنی ناک پر رومال رکھ لیا۔ گلی کیا تھی، کچروں کا ڈھیر لگا تھا، بھینسوں کے گوبر کی بدبو الگ، آوارہ کتوں کا پورا خاندان گلی میں جگہ جگہ قبضہ جمائے ہوئے تھا۔ کہیں پلّے اور کتے لوٹ لوٹ کر کوڑے کو اور پھیلائے جا رہے تھے۔ اُسے اپنے ایک استاد کی بات یاد آ گئی۔ وہ کہتے تھے ”پاکی اور صفائی آدھا ایمان ہے۔“ فراز نے سوچا پھر لوگ کوڑے کچرے کی صفائی کیوں نہیں کراتے، اپنے آس پڑوس کو صاف ستھرا کیوں نہیں رکھتے؟“ یہی سوچتے ہوئے وہ آگے بڑھا جا رہا تھا تو دیکھا کہ سیور کا گندا پانی سڑک کے اوپر سے بہہ رہا ہے اور لوگ اپنے پینٹ اور پاجامہ ہاتھوں سے اُٹھاتے گزر رہے ہیں۔ اس طرح کی گندگی مہلک بیماریوں کی جڑ ہے۔ اس کے باوجود لوگوں کو صفائی کا خیال نہیں آتا؟ پیش امام صاحب ہر جمعہ میں اصلاحی تقریر میں محلے والوں کا دھیان اس طرف دِلاتے ہیں، پھر بھی لوگ اس اہم موضوع پر کچھ نہیں کرتے۔ دو دن بعد ہی جمعۃ الوداع ہے اور گلی میں گندگی کا یہ حال؟

اُس نے دل ہی دل میں ارادہ کیا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اپنے دوستوں سے ملنے اُن کے گھر چلا گیا۔ محلے کی گندگی کے بارے میں اپنے دوستوں کو بتایا۔ سبھی دوستوں نے شام کے وقت ایک میٹنگ کی اور طے پایا کہ اس بار سبھی اپنی اپنی بچت کے روپے کھلونوں، جھولوں، چاٹ اور مٹھائیوں پر خرچ نہ کر کے محلے اور گلی کی صفائی پر خرچ کریں گے۔

اگلے ہی دن فراز، یاسر، قاسم اور دوسرے ساتھی صبح

ہوتے ہی محلے اور گلیوں کی صفائی میں لگ گئے۔ اپنے گولک کے پیسوں سے کیڑے مارنے والی دوا منگائی اور چھڑکاؤ کیا، کسی نے ڈسٹ بین خریدا اور جگہ جگہ رکھ دیا۔ کسی اور نے صفائی کرنے والے سامان خریدے۔ دیکھتے ہی دیکھتے شام تک پورا محلّہ صفائی مہم کی بدولت بالکل صاف ستھرا ہوگیا۔ گلی کے نکڑ کے دونوں جانب ایک بڑا پوسٹر لگایا گیا جس پر بڑے بڑے حروف میں لکھا تھا۔ ''صاف رہیے، صاف رکھیے، پاکی اور صفائی آدھا ایمان ہے''۔ محلے کو صاف ستھرا دیکھ کر ہر ایک شخص حیرت زدہ تھا اور خوش بھی۔ سب جگہ فراز اور اُس کے

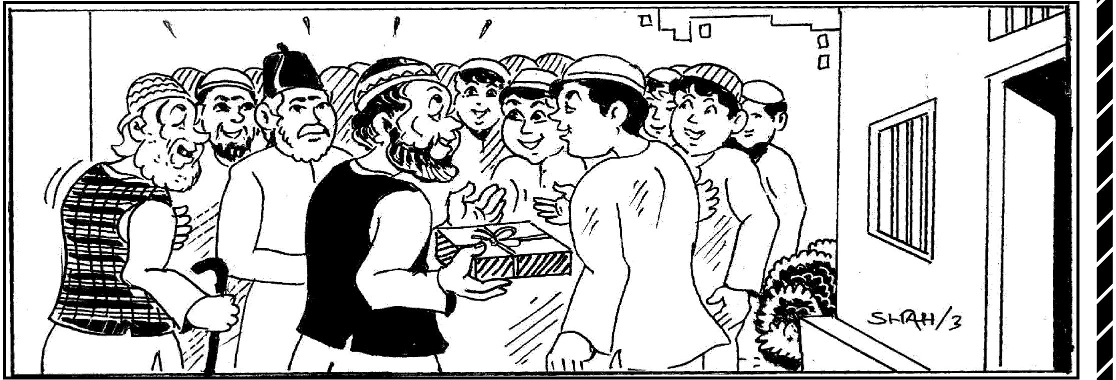

دوستوں کی تعریفیں ہورہی تھیں۔

عید کا چاند نظر آ گیا تھا، لوگ اپنی اپنی چھتوں سے چاند کا نظارہ کر رہے تھے۔ کچھ لوگوں کے ہاتھ دعاؤں کے لیے اُٹھے تھے تو کچھ بچے پٹاخے داغنے میں مصروف تھے۔ محلّہ کیا، پورا شہر چاند نظر آنے کی خوشی میں پٹاخوں کی آواز سے گونج رہا تھا، لیکن فراز اور اس کے دوستوں نے اپنے سارے جمع روپے گلی اور محلے کی صفائی پر خرچ کردیے۔ اس وجہ سے وہ لوگ پٹاخوں کی بے جا خریداری میں حصہ نہ لے سکے، لیکن وہ بے حد خوش تھے، اُنھیں اس بات پر فخر محسوس ہو رہا تھا کہ اُنھوں نے اپنے روپیوں کو ایک اچھے کام میں خرچ کیا۔ سبھی دوست آپس میں بات چیت کر رہے تھے کہ اُن کی نظر ایک طرف ٹھہر گئی، کئی لوگ اُنہی کی طرف آ رہے تھے۔ کچھ دیر کے لیے وہ سب خوف زدہ ہوئے، لیکن جب اُن لوگوں کے ہاتھ میں مٹھائی کے ڈبے پر نظر گئی تو سب دوستوں کی گھبراہٹ دور ہوگئی۔ سب ہی لوگ محلے کے بڑے بوڑھے تھے، اُن میں سب سے آگے جمع دین چچا نے فراز اور اُس کے دوستوں کو مخاطب کیا اور بولے ''بچو! تم لوگوں نے اس بار الوداع اور عید کے موقع پر صفائی کا اہتمام کر کے ہم لوگوں کو نئی روشنی دکھا دی۔ ہم لوگوں کو معلوم ہے کہ اس صفائی مہم میں تم لوگوں نے اپنے جمع کیے ہوئے سارے پیسے خرچ کر دیے ہیں۔ اس لیے اس عید کی خوشی میں ہم سب مل کر مٹھائی کھائیں گے۔ ہماری طرف سے یہ مٹھائی تم سب بچوں کو تحفہ ہے۔''

مٹھائی اور بڑوں کی شفقت دیکھ کر سبھی بچوں نے اُن سے گلے مل کر عید کی مبارک باد دی۔!! OO